Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۵ رمضان ۱۳۹۳ھ ۳۱ اخاء ۱۳۵۲ہش ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۲۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ابھی چکروں کی تکلیف ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تا حال پشاور میں قیام فرما ہیں آپ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے نام اپنے تازہ مکتوب میں رقم فرمایا ہے کہ:۔

"میری طبیعت شدید سر درد اور بدن کے درد کی وجہ سے خراب رہتی ہے خطوط مجھے سب کے مل رہے ہیں۔ یہاں چونکہ کوئی ڈاک لکھنے والا نہیں ہے اس لئے جواب نہیں دے سکتی۔ دعا بالفضلہ تعالیٰ سب کہنے والوں اور لکھنے والوں کے لئے التزام سے کرتی ہوں۔ سب کے نیک مقاصد بر آئیں اور تمام تکالیف دکھ درد وغیرہ خدا تعالیٰ دُور فرمائے۔ آمین۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا کرے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم صدیق احمد صاحب منور انچارج ماریشس مشن نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ ماریشس کی ایک مخلص خاتون محترمہ مریم کالو صاحبہ آجکل شدید طور پر بیمار ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مبشر احمد صاحب اور محمد صادق صاحب بٹ انسپکٹران وصایا صوبہ سرحد و صوبہ بلوچستان کے دورہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں عہدیداران جماعت ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

لازمی چندہ جات کی شرح

۱۔ چندہ عام کل آمد پر ۱/۱۶
۲۔ حصہ آمد کل آمد پر ۱/۱۰ سے ۱/۳ تک
۳۔ جائداد سے آمد پر چندہ وصیت بشرح چندہ عام ۱/۱۶
۴۔ چندہ جلسہ سالانہ ایک ماہ کی آمد کا [illegible]
سالانہ آمد پر ۱/۱۲۰

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ مختلف بہانے بنا کر روزہ نہیں رکھتے وہ خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے

ہاں جو رمضان کے منتظر تھے مگر فی الحقیقت بیمار ہو گئے وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہیں

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش تھا کہ رمضان آگیا اور وہ اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے اس دُنیا میں بہت سے لوگ بہانہ جُو ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دُنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۹، ۲۶۰)

جماعتِ احمدیہ پر تحریفِ قرآن کے الزام کی تردید

جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ سراسر جھوٹ اور ناپاک اتہام ہے کہ جماعت احمدیہ نے کوئی محرّف مبدّل قرآن کریم شائع کیا ہے بلکہ عام علماء کے مسلک کے برعکس جماعت احمدیہ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ایک آیت بھی منسوخ نہیں تو ہم قرآن کریم میں کس طرح تحریف کر سکتے ہیں؟

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ اخاء ۱۳۵۲ ہش

تعلق باللہ اور اس کے دو حتمی ذرائع

مذہب کی اصل اور بنیادی غرض یہی ہوتی ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے سچا، حقیقی تعلق قائم ہو جائے۔ یہ غرض اسلام کے ذریعہ (جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور زندہ مذہب ہے) بتمام و کمال پوری ہوئی اور آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ نوعِ انسان کو اسلام پر عمل پیرا کرا کے ان کا اللہ تعالیٰ سے سچا حقیقی اور زندہ تعلق قائم کرا دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں اور صفات اور دنیا میں ان کے عملی ظہور کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ آپ نوعِ انسان کو یہ نصیحت کریں کہ وہ اسلام پر عمل پیرا ہو کر اپنے خالق و مالک اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت رب سے تعلق قائم کریں اور اس طرح اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؀

پس (چاہیئے کہ) تم اللہ کی طرف دوڑو۔ میں اس کی طرف سے تمہیں بیانگ بلند ہوشیار کرنے والا بن کر آیا ہوں

لوگوں کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانے اور اس سے ان کا تعلق قائم کرنے کے لئے ایک تو اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران آیت ۱۹) اور وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (آل عمران آیت ۸۶) کی رو سے آپ نے اسلام پر پوری طرح کاربند ہونے کی پُرزور تلقین فرمائی اور دوسرے آپ نے فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (المومن آیت ۱۵) کی رو سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے اور اس سے اس کا قرب پانے کی التجائیں کرنے پر زور دیا۔ آپ نے اپنے صحابہؓ کو ان دو ذرائع پر عمل پیرا کر کے ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم رونما کر دکھایا۔ وہ، وہ نہ رہے جو پہلے تھے بلکہ تعلق باللہ میں ترقی کر کے عالم بالا کی مخلوق نظر آنے لگے اور اس طرح وہ ساری دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا وسیلہ بنے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدسی صفات صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ

یعنی میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

قرآن مجید کی رو سے اسلام پر کما حقہ عمل اور دعاؤں میں غیر معمولی شغف تعلق باللہ کے دو حتمی اور یقینی ذرائع ہیں انہیں اختیار کر کے ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر کے اپنے تعلق باللہ میں بتدریج ترقی کر سکتا ہے۔

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند جلیل اور اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے دنیا میں مبعوث ہوئے مسلمان اپنے زبانی اور ظاہری دعویٰ ایمان کے باوجود ان ہر دو ذرائع کو عملی طور پر ترک کر چکے تھے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا اور حقیقی اور زندہ تعلق قائم نہیں رہا تھا اسی وجہ سے اس کی تائید و نصرت سے محروم ہو کر روز بروز قعر مذلت میں گرتے چلے جا رہے تھے آپ نے اپنے متبعین میں اصلاح و احیاء کی جو زبردست مہم چلائی اس میں تعلق باللہ کی اہمیت کو واضح کر کے اس کے ہر دو ذرائع یعنی اسلام پر کما حقہ عمل اور دعاؤں میں غیر معمولی شغف پر بہت زور دیا اور نہ صرف زور دیا بلکہ اسلام اور دعا کی حقیقت کو بھی خوب کھول کھول کر بیان فرمایا کیونکہ ان ہر دو کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہو چکے تھے اور خدا تعالیٰ سے دعا کی روح مردہ ہو چکی تھی۔ مثال کے طور پر آپ نے تعلق باللہ کے ان دو قرآنی ذرائع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعاءِ فاتحہ ہے یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں اسلام اور دعاءِ فاتحہ۔ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی اعلیٰ ذریعہ ہے۔ بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے اور وہی خدا کو پاتے ہیں کہ جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعاءِ فاتحہ میں لگے رہیں۔“
(اسلامی اصول کی فلاسفی)

تعلق باللہ کے دو حتمی اور یقینی ذرائع یعنی اسلام پر کما حقہ عمل اور دعاؤں میں غیر معمولی شغف کی نشاندہی کرنے کے علاوہ آپ نے اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اسلام اور دعا کا اصل مفہوم کیا ہے اور ان دونوں ذرائع کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان کو کن کٹھن راستوں اور دشوار گزار گھاٹیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے؟ اس وقت سب سے بڑی خرابی ہی یہ تھی کہ لوگ اسلام اور دعا کے اصل مفہوم اور مغز سے یکسر ناواقف تھے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ صرف اس کے منجانب اللہ اور آخری دین ہونے کے زبانی اقرار کو ہی کافی سمجھتے تھے۔ (باقی صفحہ ۵ پر دیکھیں)

یورپ میں طلوعِ صبحِ اسلام!
اوجِ افلاک پہ ملّت کا ستارا دیکھو!

دیدہ و دل سے یہ پُرکیف نظارا دیکھو
اوجِ افلاک پہ ملّت کا ستارا دیکھو
موجِ انوار بہ اندازِ دگر آئی ہے
کتنی راتوں سے گزر کر یہ سحر آئی ہے
نورِ فرقاں سے ہے مغرب پہ سویرا نکلا
”پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا“
آج توحید کے چرچے ہیں صنم خانوں میں
پھول اُگتے نظر آتے ہیں بیابانوں میں
ہے وہ خود ذات خطا پوش گنہگاروں کی
منزلیں سہل ہوئیں حق کے طلبگاروں کی
پائی ہے عظمتِ اخلاقِ مصفّا ہم نے
ڈھونڈ لی اپنے لئے ارضِ بلالیؓ ہم نے
دل میں تابندہ چراغِ نبویؐ رکھتے ہیں
”آتشِ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں“
وقت آتا ہے کہ ایمان درخشاں ہوگا
ظلمتیں نور میں ڈھلیں گی چراغاں ہوگا
اب بھی جو دیکھے کوئی رنگ نرالا دیکھے
چار سُو شمعِ محمدؐ کا اُجالا دیکھے
خاک کو ناز پہ [illegible] ہے ہم نے
اک نئے دور کا آغاز کیا ہے ہم نے

(رشید اسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالافتاء ربوہ

رمضان المبارک کے بعض ضروری مسائل

(۲)

سحری کا کھانا

سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں رہتی سوائے ضرورت اور عذر کی صورت میں سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا جائز ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً (بخاری)

یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ سحری دیر سے کھانی چاہئے اور جونہی غروب ہو فوراً ہی روزہ افطار کر لینا چاہئے۔ دیر سے سحری کھانے اور جلد افطار کرنے میں برکت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور پانی سے روزہ کھولا کرتے تھے۔ ایک آدھ کھجور کھائی اور پانی پی لیا روزہ کھولتے ہوئے حسب ذیل دعا پڑھنی مستحب ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

نیت روزہ

روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کی جائے البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سویا رہا۔ صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اس قسم کا عذر ہے تو دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے

لَا صَوْمَ اِلَّا لِمَنْ اَجْمَعَ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

یعنی روزہ صرف اس شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت کی ہوئی ہو۔ لیکن ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ فَیَقُوْلُ ھَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ (مسلم)

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے اگر جواب ملتا کہ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے گو حضور کے یہ روزے نفلی تھے۔

روزہ رکھنے کی عمر

کئی لوگ ہیں جو چھوٹے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے

نماز تراویح

قیام رمضان جسے عوام الناس تراویح کہتے ہیں کوئی الگ نماز نہیں وہی تہجد کی نماز ہے حقیقی مسلمان بارہ مہینے پڑھتے ہیں ہاں رمضان میں زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کی فضیلت اور عوام میں قرآن پاک سننے کے ذوق کو فروغ دینے کی بناء پر حضرت عمرؓ کی تلقین کے مطابق دور خلافت کے اول حصہ میں اس نماز کے رواج پڑا اور اس نماز کا نام تراویح مشہور ہوا کیونکہ چار رکعت ادا کرنے کے بعد کچھ دیر ستانے اور ٹھہرے رہنے کی ہدایت ہے باقی رہی رکعت کی تعداد تو جماعت کے نزدیک یہ آٹھ رکعت ہی مسنون ہے ہاں اگر کوئی چاہے تو بیس بھی پڑھ سکتا ہے جب ایک نماز ہے ہی نفل تو اس بارہ میں پھر یہ شور کیوں کہ اتنی رکعتیں چاہئیں یا اتنی۔ نفل کی تو جس قدر رکعتیں انسان چاہے پڑھ سکتا ہے۔

جہاں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ تو یہی ہے کہ آپ بالعموم رمضان اور غیر رمضان میں رات کی نماز آٹھ رکعت تہجد اور تین وتر ہی پڑھتے البتہ گاہے گاہے بیس رکعت پڑھنے کی بھی روایت ہے اور بعض صحابہ کرام اور ان کے بعد کے مسلمان ۲۰، ۲۴، ۳۶، ۴۰ تک بھی پڑھ لیتے ہیں دراصل اس تفاوت کا تعلق قرآن کے لمبا اور چھوٹا کرنے اور سہولت بہم پہنچانے سے ہے نہ کہ کسی نص سے

فدیہ رمضان اور اس کی مقدار

عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزہ بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی ادا کرے روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص پر واجب نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضا سے پہلے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو پیارا ہو جائے اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ رمضان کے روزوں کا لازمی طور پر فدیہ صرف ایسے لوگوں پر واجب ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضا کی طاقت حاصل کر سکیں گے مثلاً بوڑھا ضعیف ہے یا دائم المریض یا حاملہ یا مرضعہ ہے۔

فدیہ کی مقدار کیا ہے اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ کے اصول کو مدنظر رکھا جائے البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کا اندازہ گندم کا نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے۔ یہ فدیہ کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے تاہم بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب یہ ہے کہ کسی نیک، متقی، پابند صوم و صلوٰۃ کو دیا جائے۔

صدقۃ الفطر

رمضان کے بعد عید کی نماز سے پہلے ہر مومن پر فرض ہے کہ وہ کم از کم ڈیڑھ دو سیر گندم یا اور مناسب غلہ فی کس کے لئے غرباء کی خاطر دے خواہ غریب ہو یا امیر۔ غریب اس میں سے دیدے جو اسکو ملی ہے اور امیر اس سے جو اس نے پہلے کا چھوڑا ہے۔ صدقۃ الفطر اس غلہ میں سے ادا کرنا زیادہ مناسب ہے جو کسی علاقہ میں عام طور پر بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور اگر مختلف قسم کے غلے استعمال کئے جاتے ہوں تو ان میں جو قیمتی غلہ ہو اس کا نصف صاع یعنی قریباً پونے دو سیر اور جو اوسط درجہ کی قیمت کا ہے اس کا ایک صاع ادا کرنا چاہیئے۔

بنیادی طور پر صدقۃ الفطر کی رقم غرباء میں تقسیم ہونی چاہیئے انہیں حسب گنجائش کم از کم اتنی رقم دی جائے جس سے وہ عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں عام معمول سے کھانا پکا سکیں اور اچھے کپڑے پہن سکیں اگر اس سے زیادہ دیا جا سکے تو بھی کوئی حرج نہیں احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ واجب قرار دیا اور فرمایا اس کی غرض یہ ہے کہ تا غرباء کو عید کے روز مانگنے پھرنے سے بچایا جائے اور گھر بیٹھے ان کی ضرورت پوری کر دی جائے۔ البتہ غرباء کی اس ضرورت سے اگر رقم بچ جائے تو اسے دوسرے ثواب کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ جماعتی ہدایت یہ ہے کہ جو رقم بچ جائے وہ مرکز میں بھجوا دی جائے یا اپنی دوسری اجتماعی ضروریات میں مرکز کی اجازت سے خرچ کی جائے۔ فطرانہ کسی بھی غریب کو دیا جا سکتا ہے خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"صدقہ کے واسطے مسلم یا
غیر مسلم کی قید ضروری نہیں
کافر محتاج مسکین کو صدقہ
دیا جا سکتا ہے"

(فتاویٰ مسیح موعود)

اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔ بیس کی صبح یا شام کو اعتکاف شروع کیا جاتا ہے اور عید کا چاند دیکھنے پر اعتکاف ختم کر کے گھر آجاتے دس دن سے کم بھی اعتکاف جائز ہے البتہ ایک دن سے کم عرصہ کا اعتکاف درست نہیں اعتکاف کے معنے ہیں روزہ رکھکر عبادت کی نیت سے مسجد میں قیام کیا جائے معتکف کے لئے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور ضرورت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں یہاں تک کہ عام نہانے اور بال کٹوانے کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں آنا چاہیئے البتہ وضو یا غسل جنابت کے لئے مسجد سے نکلنا جائز بلکہ ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر پردہ کا معقول اور مستقل انتظام ہو تو عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے لیکن گھر میں نماز کے لئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

اعتکاف کی حالت میں بال کٹوانے اور حجامت بنوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ مسجد کے اندر ایسا کرنا ناپسند کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ امر مسجد کے احترام اور اس کے آداب کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں کنگھی کرنے میں بھی احتیاط فرماتے تھے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بالوں میں کنگھی کرانے کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ اپنا سر مسجد کی کھڑکی سے باہر کر دیتے اور حضرت عائشہ رض جو اپنے حجرہ میں ہوتیں آپ کو کنگھی کر دیتیں۔ علماء کی یہ رائے بھی ہے کہ ناخن اتروانے اور صفائی وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو ایسا کرنے کے لئے جب مسجد سے باہر جائے تو وہاں یہ کام کرے گویا مسجد میں ناخن وغیرہ اتروانے کو بھی ناپسند کیا گیا ہے۔

لیلۃ القدر

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر آتی ہے یہ بالعموم طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہیئے۔ یہ بڑی ہی بابرکت رات ہے۔ اس میں قیام اور عبادت گذاری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہے۔ حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر نظر آجائے تو میں کیا دعا کروں آپ نے فرمایا کہو

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

یعنی اے میرے اللہ تو معاف کرنے والا بخشش دینے والا ہے بخشش اور معافی کو پسند کرتا ہے سو مجھے معاف کردے

ولادت

مکرم نسیم احمد صاحب سرفراز ٹیچر احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو (سیرالیون) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ اگست کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے

(سید معین احمد شاہ ٹیچر گورنمنٹ سیکنڈری سکول کنیما (سیرالیون))

رمضان المبارک کی برکات

حضرت المصلح الموعود رض کے الفاظ میں

مرتبہ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

(۱) "رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہیں صبح کے وقت جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے فرشتے خلعتوں کے بھرے ہوئے تھال لا کر دیتے ہیں اور شام کو بھی جب ہم روزہ افطار کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے فرشتے خلعتوں کے تھال لیکر آتے ہیں اور بندے کو دیتے ہیں اور جو انسان روزہ سے بچنا چاہتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کے انعاموں سے بچتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خلعتوں سے بچتا ہے۔ پس چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ روزے رکھے جائیں اور رمضان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے"

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء)

(۲) "رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ سے مناسبت پیدا ہوتی ہے دوسرے خدا تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں یہ تو روحانی فوائد ہیں اور جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہو جاتا ہے جسمانی قربانیاں بھی روحانی قربانیوں کی طرح مجاہدات پر بنا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مہذب سلطنتیں بڑی فوجیں رکھتی ہیں ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کرائی جاتی ہیں جس سے ان کے اندر شدت پیدا ہو جاتی ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

(۳) "روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے۔ مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ کئی ایک زہر انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہو جاتی ہیں اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ذیابیطس کے مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا۔ حتیٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اچھے ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں روحانی اور جسمانی دونوں مجاہدات کے علاوہ پھر ایک اور مجاہدہ ہوتا ہے جو روحانی اور جسمانی کے درمیان ہوتا ہے جس کے لئے روزہ تیار کر دیتا ہے اور وہ شدائد کی برداشت اور وقت پڑنے پر محنت کی عادت ہے"

(الفضل ۱۹ اگست ۱۹۲۵ء)

پھر

(۴) "رمضان کا ایک یہ فائدہ بھی رکھا ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت کیا ہے اور فاقہ میں انسان پر کیا گذرتی ہے اس سے وہ غرباء کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے اور یہ بات اسلام کی سب عبادتوں میں ہے کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا رہے۔

(الفضل ۱۹ اگست ۱۹۲۵ء)

(۵) "رمضان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کو راتوں کو جاگنا پڑتا ہے ان کی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی مشق ہوتی کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے اور جب حلال چھوڑ سکتا ہے تو پھر حرام کو چھوڑنا آسانی ہو جاتا ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۰ء)

جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انہیں ضرور روزے رکھنے چاہیئے۔ ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیئے تعلیم یافتوں کے لئے نمونہ بنیں اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے پھر عورتیں روزہ کے معاملہ میں بلاوجہ سستی کرتی ہیں۔ اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جہاں روزہ جائز نہیں وہاں اعتراض سے ڈر کر یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں۔ غرضیکہ جو کمی کرنے والے ہیں ان کے لئے روزہ رکھ کر اور جو سختی کرنے والے ہیں ان کے لئے اسی حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے"

الفضل ۹ اگست ۱۹۴۵ء

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میاں محمد حسین صاحب آف ایم ہوٹل اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۷ اگست ۱۹۶۵ء بروز پیر سوا تین بجے دوپہر میو ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ۱۸۹۸ء میں مکرم مولوی کرم دین صاحب آف پڈھیار ضلع امرتسر کے ہاں پیدا ہوئیں پیدائشی احمدی اور صحابیہ تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں جب تک ہمت رہی خوب کام کرتی رہیں نماز روزہ کی پابند اور دعا گو تھیں۔ اپنی یادگار تین لڑکے دو لڑکیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یحییٰ نیلا گنبد لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریری اور تقریری مقابلے بر موقع سالانہ اجتماع

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ تقاریر اور مقابلہ مضمون نویسی درج ذیل عناوین پر مشتمل ہوگا:۔

عناوین مقابلہ مضمون نویسی

۱۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ از روئے قرآن کریم
۲۔ شدھی تحریک اور جماعت احمدیہ کی خدمات
۳۔ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد
۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ
۵۔ سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

عناوین مقابلہ تقاریر معیار اول دوم

۱۔ برکات خلافت ۲۔ وقت کی قدر و منزلت
۳۔ استحکام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں ۴۔ محنت

عناوین مقابلہ تقاریر معیار سوم

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم
۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا توکل علی اللہ
۳۔ خلافت ثالثہ کی ایک بابرکت تحریک
۴۔ محنت۔

مقابلہ نظم خوانی

مندرجہ ذیل نظمیں زبانی سنانی ہوں گی:۔

۱۔ اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
(درثمین)

۲۔ میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی
(کلام محمود)

نوٹ:۔ قائدین مجالس کو ابھی سے ان مقابلوں کے لئے تیار کریں۔
(مہتمم تعلیم)

تحفہ بدر اطفال

پیارے بچو! اگر آپ خوبصورت تمغہ اقتدار اور تحفہ بدر اطفال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو:۔
* جلد از جلد چاروں امتحانات باری باری پاس کریں
* پھر سترہ آیات یاد کریں
* پھر رسالہ یاد رکھنے کی باتیں حفظ کریں
تب آپ کی یہ خواہش جلد پوری ہو جائے گی۔
(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے پیارے بھائی کی وفات پر [illegible] احمدی اور غیر احمدی احباب نے افسوس کے خطوط لکھے ہیں جن احباب کو جواب تحریر نہیں کیا جا سکا [illegible] الفضل کے ذریعہ ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں [illegible] اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (نذیر احمد خان [illegible] ایبٹ آباد)

اعلان دار القضاء

مکرم اکبر خان صاحب مکان نمبر ۳۲/۱۶ محلہ دار الرحمت شرقی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم بابو محمد اسحاق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام پلاٹس ۱۲/۱۴ و ۱۲/۱۶ واقع محلہ دار الصدر شرقی الاٹ ہے۔

پلاٹس مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر مندرجہ ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے:
۱۔ محمد افضل خان صاحب ۲۔ محمد اسعد خان صاحب ۳۔ محمد اختر خان صاحب ۴۔ محمد سرور خان صاحب پسران ۵۔ اکبری خانم صاحبہ ۶۔ مبنی خانم صاحبہ دختران

لہذا پلاٹس ۱۲/۱۴ و ۱۲/۱۶ واقع محلہ دار الصدر میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دار القضاء)

درخواست دعا

برادرم مکرم محمد سلیم خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور کی پچھلے دنوں آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن بظاہر کامیاب تھا لیکن کچھ ہی عرصہ بعد دوبارہ آنکھ میں تکلیف ہو گئی جس کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ اس وقت آنکھ لائیکلی کے عمل سے بینائی قائم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سلیم احمد [illegible] دار الرحمت غربی الف ربوہ)

دانت اچھے صحت اچھی

اپنے دانتوں کا معائنہ کیجئے اگر ماخورہ کی تکلیف ہو تو "اینٹی پائیوریا" اور اگر دانتوں کے گھن کی تکلیف ہو تو "اینٹی کیریز" استعمال کریں۔ فی کس ۱۰/۔ دانتوں سے متعلق مفید لٹریچر مفت طلب کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ [illegible] ربوہ فون نمبر ۶۱

خریداران الفضل ربوہ سے گزارش

ایجنسی الفضل ربوہ میں تقسیم کا بہتر انتظام موجود ہے۔ اگر کسی خریدار کو کسی وقت کوئی شکایت پیدا ہو تو مہربانی فرما کر ایجنٹ الفضل بک ایجنسی گولبازار ربوہ کو فوراً اطلاع کریں۔ نیز جو دوست اپنے نام اخبار جاری کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع فرمائیں۔ ماہانہ چندہ الفضل کی باقاعدہ ادائیگی آپ کی ذمہ داری ہے۔
(مینیجر)

دو جام عشق

طاقت کی مشہور [illegible]
قیمت فی شیشی [illegible] روپے
المنار دواخانہ ربوہ

[illegible] بے بی ٹانک

بچوں کو [illegible] دانت نکالنے کی [illegible]
[illegible] ربوہ

ناظمین اطفال الاحمدیہ ماہ جولائی و اگست کی رپورٹیں جلد ارسال فرمائیں۔ (دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق
ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتی کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازہ تین سیر گندم ہے۔ اور آجکل کی صورت میں اس کی شرح دو روپے فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بلا توقف بھجوانا ضروری ہے۔

مرکز میں وصول شدہ فطرانہ صدر انجمن کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق افراد میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین

نوٹ: ربوہ کے حلقہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۲ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں اور باقی رقم بوساطت صدر صاحب عمومی حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

لیڈر بقیہ ص ۲

اور اس اقرار کے نتیجہ میں وہ اپنے اندر کسی قسم کی عملی تبدیلی کے بالکل روادار نہ تھے۔ اسی طرح محض زبانی طور پر چند کلمات ادا کر دینے کا نام انہوں نے دعا رکھ چھوڑا تھا گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ دعا بھی ایک قسم کا جنتر منتر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام اور دعا کے حقیقی مفہوم کو واضح کر کے اسے اس خوبی اور عمدگی سے ذہن نشین کرایا کہ آپ کے متبعین ان ہر دو ذرائع کو بدل و جان اختیار کر کے اپنی زندگیوں کو ایک عظیم روحانی انقلاب سے ہمکنار کرتے چلے گئے اور اس طرح دوسروں کی زندگیوں میں بھی انقلاب برپا کرنے کا وسیلہ ثابت ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

اسلام اور دعا کے حقیقی مفہوم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

تقریب شادی

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم ملک رشید احمد صاحب ابن محترم ملک نادر خان صاحب مرحوم کی شادی کے سلسلہ میں تقریب رخصتانہ ۱۶ جون کو عمل میں آئی۔ اسی روز صبح بارات کیمبل پور سے ربوہ کے لئے روانہ ہوئی اور بعد نماز عصر مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مبلغ انڈونیشیا کے مکان پر پہنچی جن کی صاحبزادی عزیزہ امینہ تسنیم صاحبہ سے عزیز موصوف کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے یکم اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔ بارات کی آمد پر تلاوت کلام پاک اور دعائیہ نظم کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے مع سب احباب دعا فرمائی۔ اگلے روز کیمبل پور پہنچنے پر احباب جماعت قریبی عزیزوں اور معززین شہر کو دعوت ولیمہ دی گئی جس کے اختتام پر مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منیر احمد ایڈووکیٹ کیمبل پور)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۲-۳-۴ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اس لئے تمام لجنات جلد از جلد اپنی تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ترقی کے متعلق ہوں۔

۲۔ نیز سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے۔

۳۔ اجتماع کا پروگرام بن رہا ہے جس لڑکی نے تقریر، نظم یا تلاوت کرنی ہو وہ دس اکتوبر سے پہلے اپنا نام بھجوا دے۔ اس کے بعد جو نام آئیں گے اُن کو پروگرام میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ ۳۰ اکتوبر تک ہر لجنہ کی سالانہ رپورٹ مل جانی چاہیئے۔ اور ہر لجنہ کا ۱۰ اکتوبر تک سالانہ حساب ختم ہو جانا چاہیئے۔

۵۔ چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کر کے جلد از جلد بھجوانا شروع کریں۔

اجتماع کے اخراجات کے سلسلہ میں ابھی سے کئی کام شروع کرنے ہوتے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

محترم بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم بابو فضل دین صاحب آف سیالکوٹ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور ۱۲ ستمبر بروز بدھ صبح ساڑھے آٹھ بجے اپنے بیٹے میاں عبد اللطیف صاحب ایڈووکیٹ نیو سمن آباد لاہور کے مکان پر ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم بابو صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں فیروز الدین صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے دادا اور پڑدادا بھی اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل تھے۔ اپنا زمانہ ملازمت نہایت دیانتداری اور وفاداری سے گزارا۔ ہائی کورٹ کے کئی چیف جسٹس صاحبان کے ریڈر بھی رہے۔ وہ آپ کا آپ کی قابلیت اور دیانتداری کے باعث بڑا احترام کرتے تھے۔ چندوں میں نہایت باقاعدہ اور دینی اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ سالہا سال تک جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری مال رہے۔ وعدہ کے پکے تھے اور مہمان نوازی دوست نوازی اور وضعداری کے اوصاف سے بھی متصف تھے۔

جنازہ ۱۲ ستمبر کو نو بجے رات لاہور سے ربوہ لایا گیا محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم بابو صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا

عزیز مکرم عبد اللطیف صاحب خالد بی اے ایل ایل بی ابن محترم میاں عبد الحکیم صاحب گنج مغل پورہ کے گردے کی پتھری کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں مورخہ ۲۸ ستمبر کو کامیاب صورت میں ہوا۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵